ہم بھی وہاں موجود تھے، عبدالمجید ملک۔ ناشر: سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور۔ فون: ۳۷۲۲۰۱۰۰-۰۴۲۔ صفحات: ۳۳۶۔ قیمت: ۱۲۰۰ روپے۔

نام ور شخصیات جنھیں اہم مناصب پر فائز رہنے اور ملکی تاریخ کے اہم مراحل کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہو ان کی سرگزشت یا سوانح تاریخی اہمیّت کی حامل ہوتی ہے۔ زیرتبصرہ کتاب بھی اسی نوعیت کی ہے۔ یہ ۹۶ سالہ ریٹائرڈ جرنیل اور نام ور سیاست دان جنرل عبدالمجید ملک کی آپ بیتی ہے۔ ایک متوسط گھرانے میں آنکھ کھولنے والے عبدالمجید فوج میں سپاہی کلرک کی حیثیت سے بھرتی ہوئے اور ترقی کرتے کرتے جرنیل بنے۔

یوں تو زیرنظر کتاب ایک فرد کی بھرپور زندگی کی کہانی ہے لیکن دیکھا جائے تو یہ تقریباً ایک صدی کی تاریخ ہے۔ صدی بھی ایسی جس میں جنگ عظیم اوّل و دوم، تحریکِ پاکستان، قیامِ پاکستان اور ہجرت جیسے تاریخ ساز واقعات رُونما ہوئے۔ ابتداے ملازمت میں انھیں تحریک پاکستان سے دل چسپی پیدا ہوئی۔ ۱۹۴۸ء میں ایک ہفتے کے لیے قائداعظم کے (عارضی) اے ڈی سی بھی رہے۔ مسلم لیگ اور کانگریس کی جن نام وَر شخصیات کو انھیں قریب سے دیکھنے کا موقع ملا، ان کا تذکرہ بھی ہے۔

مصنف کی زندگی میں اہم موڑ اس وقت آیا جب ذوالفقارعلی بھٹو نے جنرل ضیاء الحق کو پاک فوج کا سربراہ بنا دیا تو انھوں نے استعفا دے دیا۔ ۱۹۸۵ء کے انتخابات میں قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوکر میدانِ سیاست میں وارد ہوئے۔

۱۹۵۸ء کے پہلے مارشل لا کے منصوبہ سازوں میں شامل تھے، تاہم بعد میں وہ مارشل لا کے ناقد رہے اور ایک طویل عرصے تک فوجی حکمرانی کے مقابلے میں سیاسی قیادت کے شانہ بشانہ کھڑے رہے۔ مصنف کے بقول سانحۂ کارگل کی تمام تر ذمہ داری جنرل پرویز مشرف اور ان کے تینوں ساتھی جرنیلوں پر عائد ہوتی ہے جنھوں نے وزیراعظم نواز شریف اور پوری سیاسی قیادت کو اس آپریشن سے بے خبر رکھا تھا (ص ۲۴۲)۔ انھوں نے جہاں پرویز مشرف کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے وہاں نواز شریف کے مختارِکل بننے کے شوق کے بھی ناقد ہیں۔ یہ کتاب اہم واقعات و حوادث اور فیصلوں کے گہرے مشاہدے کی داستان ہے۔ (حمیداللہ خٹک)